OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0111, PP: 171-180

مرویاتِ عائشہ کی روشنی میں نسوانی مسائل اوران کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of females legal issues in the light of Ayesh's r.a Narrations.

Published: 03-12-2021
Accepted: 25-10-2021
Received: 25-09-2021

Sadia Manzoor
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: sadiamanzoor134@gmail.com

Prof.Dr.Syed Azkia Hashimi
Chairman Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: azkiahashimi@gmail.com

Abstract

In this article, an effort has been made to describe the services of Umm ul Mo'mineen Hazrat Ayesha (R.A.). She (R.A.) was the wife of the Holy Prophet (Allah's mercy and peace be upon him) and the daughter of Hazrat Abī Bakr R.A. She spent her time in learning and acquiring knowledge of the two most important sources of Islam, the Qur'an and the Sunnah of His Prophet (Allah's mercy and peace be upon Him). Hazrat Ayesha (R.A.) narrated 2210 ahadith, out of which 174 ahadith are commonly agreed upon by Bukhari and Muslims in Sahibain.

Hazrat Ayesha (R.A) is a great scholar and interpreter of Islam, providing guidance to even the greatest of the Companions (R.A.) of the Holy Prophet Muhammad (Allah's mercy and peace be upon Him). She has not only described ahadith and reported her observations of events, but interpreted them for the derivation of judgments. Whenever necessary, she corrected the views of the greatest of the Companions of the Holy Prophet (Allah's mercy and peace be upon Him). It is thus recognized, from the earliest times in Islam, that about two-thirds of Islamic Shari'ah is based on reports and interpretations that have come from Hazrat Ayesha (R.A). Hazrat Abu Musa al-Ash'ari (R.A) says: "Never had we (the companions) been in any trouble for the solution of which we asked Hazrat Ayesha(R.A) and did not find some useful information from her".

As a teacher, she had a perfect and convincing manner of speech. She is a

CC BY

role model for women. She was an authority on many matters of Islamic Law, especially those concerning women. Her life shows to what extent a Muslim woman can rise.

Keyword: *Marwiyat-e-Ayisha, Women Issues*

تمہید

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا تعارف (9ق ھ-58ھ/613-678ء)[1]

حضرت عائشہؓ زوجہ رسول ﷺ عظیم عالمہ، محدثہ اور فقیہہ تھیں، آپؓ کی والدہ کا نام زینب جب کہ کنیت ام رومان تھی۔ آپ ﷺ کا نام عائشہ صدیقہؓ، ام المؤمنین خطاب، ام عبداللہ[2] کنیت تھی۔ حضرت محمد ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بنت صدیق کے لقب سے بھی خطاب فرمایا۔[3]

شخصیت اور علمی مقام

حضرت عائشہؓ کے علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ امام زہریؒ کے درج ذیل تبصرہ سے بخوبی ہو سکتا ہے:

لو جمع علم نساء هذه الأمة فيهن ازواج النبیﷺ كان علم عائشة اكثر من علمهن۔[4]

اگر اس امت کی تمام عورتوں اور ازواج مطہرات کا علم جمع کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہؓ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے ایک مقام پر حضرت عائشہؓ سے حدیث کا استفادہ کرنے والے اٹھاسی افراد کے نام شمار کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد نے حضرت عائشہؓ سے حدیث روایت کی ہے۔[5]

مرویات عائشہؓ کا مختصر تعارف

عائلی قوانین کے لغوی معنی میں ازدواجی زندگی کے متعلق قانون سے بحث کرنا۔[6]

عائلی و معاملات و مسائل میں شادی بیاہ سے متعلق تمام معاملات، نکاح وطلاق، خلع وظہار، لعان وایلاء، فسخ و تفریق، عدت و مہر، جہیز و ثبوتِ نسب، حضانت ووراثت، ہبیہ ووقف ووصیت شامل ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی روایات میں عورتوں کے حقوق، ان کے عائلی مسائل اور ان کا حل بڑی تفصیل سے ملتا ہے۔

اور جنس نسوانی پر ان کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کو یہ بتایا کہ ایک مسلمان عورت پردہ میں رہ کر بھی علمی، مذہبی، اجتماعی اور سیاسی اور وعظ و نصیحت اور اصلاح وارشاد اور امت کی بھلائی کے کام بجالا سکتی ہے۔

صحابیات اپنی گزارشات آپ ﷺ تک حضرت عائشہؓ کی وساطت سے پہنچاتی تھیں، خواتین کے موقف کو عمدہ انداز میں پیش کرکے آپ ﷺ سے راہنمائی حاصل کرتی تھیں۔

مرویاتِ عائشہؓ کی روشنی میں خواتین کے عائلی مسائل

حقوقِ زوجین، مرویاتِ عائشہؓ کی روشنی میں

بیوی کا حق خاوند پر

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان مظعونؓ کی اہلیہ خویلہ بنت حکم پہلے مہندی لگایا کرتی تھیں اور خوشبو سے

مہکتی تھیں لیکن ایک دم انہوں نے یہ سب چیزیں چھوڑ دیں ایک دن وہ میرے پاس پراگندہ حال آئیں تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا عائشہؓ! خویلہ کی یہ خراب حالت کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ ایسی عورت ہے جس کا کوئی شوہر نہیں کیونکہ وہ سارا دن روزہ رکھتا ہے اور ساری رات نماز پڑھتا ہے تو یہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کا شوہر نہ ہو، اس لیے انہوں نے اپنے آپ کو اسی حال میں چھوڑ دیا ہے۔ نبی ﷺ ان سے ملے اور فرمایا: اے عثمان! کیا تم میری سنت سے اعراض کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں بخدا یارسول اللہ! آپ ﷺ کی سنت کا میں متلاشی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر میں سوتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، ناغہ بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اس لیے اے عثمان! اللہ سے ڈرو، کہ تمہارے اہلِ خانہ، مہمان اور خود تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا روزہ بھی رکھا کرو اور ناغہ بھی کیا کرو، نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو۔[7]

تفریح

حدیث ام زرعہ میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو گیارہ عورتوں کا قصہ سنایا جو کہ حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے تفصیل کے ساتھ۔[8]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے کچھ حبشی کرتب دکھا رہے تھے، میں نبی کریم ﷺ کے کندھے پر سر رکھ کر انہیں جھانک کر دیکھنے لگی تو آپ ﷺ نے اپنے کندھے میرے لیے جھکا دیے، میں انہیں دیکھتی رہی اور جب دل بھر گیا تو واپس آگئی۔[9]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دوڑ کا مقابلہ کیا، اس مقابلے کے دوران میں آگے نکل گئی، کچھ عرصہ بعد جب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے دوبارہ دوڑ کا مقابلہ کیا، اس مرتبہ نبی کریم ﷺ آگے بڑھ گئے اور فرمایا یہ اُس مرتبہ کے مقابلے کا بدلہ ہے۔[10]

عورت کا شوہر کے مال سے خرچ کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ کرتی ہے اور فساد کی نیت نہیں رکھتی تو اس عورت کو بھی اس کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی اس کی کمائی کا ثواب ملے گا۔ عورت کو خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔[11]

کنجوس شوہر کے مال میں سے بغیر اجازت معروف طریقے سے لینے کی اجازت:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہند نے آکر بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ابوسفیان ایک ایسے آدمی ہیں جن میں کفایت شعاری کا مادہ کچھ زیادہ ہی ہے اور میرے پاس صرف وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ گھر لاتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے مال میں سے اتنا لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو جائے لیکن یہ ہو بھلے طریقے سے۔[12]

عورت پسلی کی طرح:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اُسے توڑ دو گے، اس سے تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔[13]

شوہر کا بیوی پر حق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر مرد اپنی عورت کو حکم کرے پتھر ڈھونے کا لال پہاڑ سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ سے لال پہاڑ کی طرف (یعنی مشکل میں سخت کاموں کا حکم کرے اور لال پہاڑ اکثر سیاہ پہاڑ سے دوری پر ہوتا ہے تو ایک سے دوسرے تک لے جانا بڑا مشکل کام ہے) تو عورت پر حق ہے کہ اس کام کو بجالائے۔[14]

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ پر اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور رب کے درمیان حائل پردے کو چاک کر دیتی ہے۔[15]

حضرت عائشہؓ کی روایات جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان سے میاں بیوی کے حقوق اور ان کے فرائض کے تعین کا ثبوت ملتا ہے جس پر عمل سیرا ہو کر ایک خوشگوار اور پر سکون ازدواجی زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

نکاح:

نکاح کے لغوی معنی وابستگی اور پیوستگی کے ہیں، اس سے مراد عورت اور مرد کی ایک دوسرے کے لیے عقد (گرہ) میں بندھ جانا۔[16]

نکاح ہر دور اور ہر زمانہ میں شعائر میں شامل رہا اور اسے ہر زمانہ میں افضل واکمل مانا گیا ہے حتی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی نکاح کا تصور تھا اور نکاح مروج تھا جیسا کہ حدیث حضرت عائشہؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت عائشہؓ سے راوی ہیں کہ انہیں حضرت عائشہؓ نے خبر دی:

ان النكاح الجاهلية كان على الرابعة۔۔۔الناس اليوم۔[17]

ترجمہ: زمانہ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کا پیغام بھیجتا پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ پس جب حضرت محمد ﷺ حق کے ساتھ مبعوث ہوگئے تو زمانہ جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیے اور وہی ایک طریقہ نکاح کا رہ گیا جو آج بھی موجود ہے۔

ولی کے بغیر عورت کا نکاح درست نہیں

عورت حیاء کا باعث اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی اس لیے عورت کے تقدس کے پیش نظر یہ ضروری قرار دیا کہ معاملاتِ نکاح ولی کے سامنے طے ہونے چاہیں اس حوالہ سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس عورت کا نکاح اس کے ولی نے نہیں کیا اس کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے اگر مرد نے ایسی عورت سے جماع کیا تو عورت کو اس کا مہر دلائیں گے اگر ولیوں میں جھگڑا ہو (اور دونوں ولی ایک درجہ کے ہوں جیسے ایک عورت کے دو بھائی ہوں ایک مرد کے ساتھ اس کا نکاح کرنا چاہیے اور دوسرا دوسرے مرد سے اور عورت بالغہ نہ ہو) تو بادشاہ ولی ہے سر اس کا جس کا کوئی ولی نہیں۔[18]

کنواری لڑکی سے اجازت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رشتوں کے معاملے میں عورتوں سے بھی اجازت لے لیا کرو، کسی نے عرض کیا کہ کنواری لڑکیاں اس موضوع پر بولنے میں شرماتی ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی خاموشی ہی ان کی اجازت ہے۔[19]

طلاق

طلاق کا سہ حرفی لفظ نکاح کی ضد ہے اور یہ میاں بیوی کے درمیان انقطاع، تعلق، نکاح ختم کرنے کا نام ہے یعنی عورت کا اپنے شوہر کی قید سے آزاد ہونا۔ آزاد عورت کے لیے تین طلاقیں اور لونڈی کے لیے دو طلاقیں ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔[20]

قصہ حضرت بریرہؓ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہؓ میں تین سنتیں تھیں ایک سنت تو یہ ہے کہ وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا اسے خاوند کے پاس اپنے میں یعنی اس کو کہا گیا کہ تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہ یا اسے چھوڑ کر دوسرے کو لے اور دوسری بات یہ ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اسی بریرہؓ کے قصے میں میراث آزاد کرنے والے کے لیے ہے اور تیسرے یہ بات ہے کہ جب آپ ﷺ گھر میں آتے تو اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا پھر آپ ﷺ کے پاس روٹی اور وہ سالن لے جایا گیا جو گھر میں موجود تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی یعنی اسی ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا وہ کیوں نہیں لائے تو گھر والوں نے عرض کیا وہ صدقے کا گوشت ہے جو پک رہا تھا جو حضرت بریرہؓ کو کسی نے دیا ہے اور آپ ﷺ صدقے کی چیز نہیں کھاتے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔[21]

حلالہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عورت اس سے مستقل جدا اور اس پر حرام ہو جائے گی اور بغیر حلالہ اور نکاح ثانی کے یہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رفاعہ قرظی کی بیوی آئی، میں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی وہاں موجود تھے، اس نے کہا مجھے رفاعہ نے طلاق دے دی ہے جس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر نے مجھ سے نکاح کر لیا پھر اس نے اپنی چادر کا ایک کونا پکڑ کر کہا اس کے پاس تو صرف اس طرح کا ایک کونا ہے اس وقت گھر کے دروازے پر خالد بن سعد بن عاصؓ موجود تھے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی اسی لیے انہوں نے باہر سے ہی کہا کہ ابو بکر آپ اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کی باتیں بڑھ چڑھ کر بیان کرنے سے کیوں نہیں روکتے؟ تاہم نبی ﷺ نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا اور پھر فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کی خواہش رکھتی ہو؟ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے۔[22]

عدت

حنفی نقطہ نظر کے مطابق شریعت کی اصطلاح میں عدت، اس مدت کا نام ہے جو نکاح کے بقیہ آثار ختم کرنے کے لیے

مقرر کی گئی ہے اور امام شافعی کے نزدیک انتظا کرنے کے فعل کا نام ہے۔

عدت دو طرح کی ہوتی ہے:

1. عدت طلاق
2. عدت موت

عورت پر مرد کا حق یہ ہے کہ وہ شوہر کے مرنے کے بعد قرآن کریم کے بیان کردہ احکام کے مطابق سوگ اختیار کرے یعنی زیب وزینت کو ترک کردے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر اس کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں ہے۔[23]

خلع

لغوی معنی ازالہ ہے اور اصطلاح میں اس ترک تعلق اور قطع تعلق کو کہتے ہیں جو عورت اپنے مطالبے، مرد سے حاصل کرتی ہے۔[24]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ایک نوجوان عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے کے ساتھ کردیا ہے وہ میرے ساتھ گھٹیا باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے معاملے کا اختیار دے دیا اور وہ کہنے لگی کہ میرے باپ نے جو نکاح کردیا ہے میں اسی کو برقرار رکھتی ہوں لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ عورتوں کو بتادیں کہ باپ کو اس معاملے میں جبر کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔[25]

مہر

مہر پر عورت کا شرعی و قانونی حق ہے جو مرد پر لازم ہے۔[26]

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان جس چیز سے کسی عورت کو اپنے لیے حلال کرتا ہے مثلا مہر یا کوئی اور سامان تو وہ اس عورت کی ملکیت ہوتا ہے۔[27]

حد قذف

جب کوئی کسی پاکدامن عورت پر تہمت لگائے تو اسے 80 کوڑوں کی سزا ملتی ہے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب میری برأت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور یہ واقعہ ذکر کرکے قرآن کریم کی شروعات فرمائی اور جب نیچے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم دیا چنانچہ انہیں سزا دی گئی۔[28]

مرویات عائشہؓ سے خواتین پر فقہی احکام میں آسانی

حضرت ابن عمرؓ کا فتویٰ تھا کہ:

عورتیں شرعی طہارت کے لیے چوٹی کھول کر بالوں کو بھگوئیں۔

حضرت عائشہؓ نے سنا تو فرمایا کہ:

وہ عورتوں کو یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ وہ اپنی چونڈے منڈوالیں میں آپ ﷺ کے ساتھ غسل کرتی تھی اور صرف تین بار پانی ڈال لیتی تھی۔[29] اور ایک بال بھی نہیں کھولتی تھی۔[30]

حج میں سر کے بال منڈوانا یا ترشوانا بھی حاجیوں کے لیے ضروری ہے عورتوں کے لیے کسی قدر بال کٹوا دینا کافی ہے۔ حضرت ابن زبیرؓ فتویٰ دیتے تھے کہ ناپ کر چار انگل ترشوانا چاہیے، حضرت عائشہؓ کو ان کا فتویٰ معلوم ہوا تو فرمایا کہ تم کو ابن زبیرؓ کی بات پر تعجب نہیں ہوا کہ وہ محرم عورت کو چار انگل کٹوانے کا حکم دیتے ہیں، حالانکہ کسی طرف کا ذرا سا بال لے لینا کافی ہے۔[31]

احرام کی حالت میں مردوں کو موزے نہیں پہننا چاہیں اگر کسی مجبوری سے پہنیں تو ٹخنے سے کاٹ دیں، حضرت ابن عمرؓ عورتوں کے لیے بھی یہی فتویٰ دیتے تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ مردوں کے لیے مخصوص ہے، عورتوں کو موزہ ٹخنے سے کاٹنا ضروری نہیں، آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی ہے، یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔[32]

احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال منع ہے کہ اس سے حاجی کی فطری ابراہیمی صورت میں فرق آتا ہے، اس لیے بعض صحابہ کرامؓ نے یہ نتیجہ نکالا کہ احرام کے وقت بھی خوشبو ملنا جائز نہیں ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم (ازواج) احرام کے وقت خوشبو مل لیتے تھے اور سینہ سے وہ خوشبو ڈھل کر بعضوں کے چہروں پر آجاتی تھی، آپ ﷺ یہ دیکھتے تھے اور منع نہیں فرماتے تھے۔[33]

حضرت ابن عمرؓ نے آپ ﷺ سے روایت کی ہے کہ احرام میں چہرہ پر نقاب نہیں ڈالنا چاہتے (عرب میں مرد بھی گرمی اور تپش سے بچنے کے لیے چہرہ پر نقاب ڈالتے تھے) لیکن عورتوں کے لیے اس پر دائمی عمل مشکل تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم لوگ جب آپ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں چلے، قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے، جب مقابل آجاتے ہم سر پر چادر ڈال لیتے، جب وہ نکل جاتے ہم منہ کھول دیتے۔[34] چنانچہ قرن اول کی عورتوں کا حضرت عائشہؓ ہی کے فتویٰ پر عمل تھا۔

عورتوں کو جو لوگ ذلیل سمجھتے تھے، ام المؤمنینؓ ان سے سخت برہم ہوتی تھیں اگر کسی مسئلہ میں عورت کی حقارت کا پہلو نکلتا تو وہ اس کی وضاحت فرماتی ہیں:

بعض صحابہ کرامؓ نے روایت کی ہے کہ عورت، کتا اور گدھا اگر نماز میں نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے سنا تو فرمایا:

ان المرأة إذا دابة سوء

تو عورت بھی ایک بد جانور ہے۔

بئس مااعتدلتمونا بالحمار والكلب

تم نے کیسا برا کیا کہ ہم کو گدھے اور کتے کے برابر کر دیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آگے لیٹی رہتی تھی آپ ﷺ سجدہ کرنا چاہتے، میرے پاؤں دبا دیتے، میں سمیٹ لیتی۔[35]

خلاصہ بحث

حضرت عائشہؓ سے نسوانی مسائل سے متعلق متعدد روایات مروی ہیں، جن سے خواتین کے حقوق اور ان کے عائلی

مسائل کا حل بھی ملتا ہے اگر کسی مسئلے میں عورت کی حقارت کا پہلو نکلتا ہو تو وہ اس کی وضاحت فرماتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ صرف احادیث کی روایہ نہیں بلکہ مجتہدہ بھی ہیں اس لیے انہوں نے متعدد روایات کی توجیہ اور ان کا تاریخی پس منظر بھی پیش کیا ہے جس سے نہ صرف ان روایات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ بعض قرآنی آیات یا دیگر احادیث کے ساتھ بظاہر موجود تعارض بھی رفع ہو جاتا ہے۔

چونکہ خواتین بعض معاملات براہِ راست حضور ﷺ سے پوچھنے میں حجاب محسوس کرتے تھیں اس لیے وہ حضرت عائشہؓ کی وساطت سے راہنمائی حاصل کرتی تھی اور حضرت عائشہؓ ان کے موقف کو درست تناظر میں وضاحت کے ساتھ پیش کر کے ان کے مسائل کا حل حضور ﷺ سے دریافت کرتی تھی۔

اگر کسی روایت سے عورت کی حقارت کا پہلو بظاہر نظر آتا تھا تو وہ اس کی مکمل وضاحت کر کے اس تاثر کو زائل کرتی تھیں۔

نتائج البحث:

1. حضرت عائشہؓ کا علم اس امت کی تمام عورتوں اور ازواج مطہرات سے زیادہ ہے۔
2. حضرت عائشہؓ کی مرویات میں عورتوں کے حقوق اور ان کے عائلی مسائل کا حل مفصل ملتا ہے۔
3. حضرت عائشہؓ کی مرویات میں بالخصوص درج ذیل مسائل کے احکام واضح ہوتے ہیں:
   - حقوق زوجین
   - عورتوں کی تفریح
   - کنجوس شوہر کے مال سے بغیر اجازت لینے کا حکم
   - عورت کو پسلی سے تشبیہ دیتے ہوئے اس کے ٹیڑھ پن سے فائدہ اٹھانے کا حکم
   - نکاح میں عورت کی رضامندی کا حکم
   - طلاق، عدت اور صدمہ کے احکام
   - خلع اور مہر کے احکام
   - حد قذف کے احکام
4. علاوہ ازیں مرویاتِ عائشہؓ سے خواتین کے فقہی احکام میں آسانی کا ذکر بھی موجود ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] زرکلی، خیر الدین بن محمود بن علی، الأعلام، دار العلم ملائین، ۲۰۰۲ء، ج: ۳، ص: ۲۴۰
Zarklī, Khyr al-Dīn bin Maḥmūd, Al-A'lām, (Dār al-'lm Mla,īn, 2002ac), Vol:03,P:240

[2] عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، دار الجیل بیروت، ط: ۱، ۱۴۱۲ھ، ج: ۸، ص: ۱۶

'asqlānī, Aḥmad bin 'lī Ibn-e-Ḥajar, Al-Iṣābat fī Tamyīz al-Ṣaḥābat, (Dār al-Khyl, Beriūt, 1421ah), Vol:08,P:16

[3] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، کتاب التفسیر، باب سورۃ المؤمنون، رقم الحدیث: ۳۱۷۵
Tirmidhī, Muḥammad Bin 'īsā, Sunan Al-Tirmidhī, (Dār Iḥyā, al-Turāth al-'rabiyat, Beriūt), Ḥadīth # 3175

[4] طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبہ العلوم والحکم الموصل، ۱۹۸۳ء ، ۱۴۰۴ھ ، رقم الحدیث: ۲۹۹، ج: ۲۳، ص: ۱۸۴ / حاکم، المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: ۷۳۴، ج: ۴، ص: ۱۲
Ṭibrānī, Sulymān bin Aḥmad, Al-Mu'jam al-Kabīr, (Maktabat al-'ulūm wa al-Ḥikam al-Mūṣil, 1404ah), Ḥadīth # 299, Vol:23,P:184 / Ḥākim, Al-Mustadrik 'lā al-Ṣaḥīḥain, Ḥadīth # 734, Vol:04,P:12

[5] عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، تھذیب التھذیب، مطبعہ دائرہ المعارف النظامیہ الھند، رقم الحدیث: ۱۳۲۶، ج: ۱۲، ص: ۴۳۳
'asqlānī, Aḥmad bin 'lī Ibn-e-Ḥajar,Tahdhīb al-tahdhīb, (Maṭba'at Dā,rat al-M'ārif al-Niẓāmiyat, India), Ḥadīth # 1326, Vol:12,P:433

[6] مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، ص: ۸۸۹

Mowlvī Fairūz al-Dīn, Fairūz al-Lughāt, p:889

[7] احمد بن حنبل، مسند عائشہؓ، ج: ۱۱، ص: ۶۱۸

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad 'ā,shat, Vol:11,P:618

[8] أیضاً، ص: ۳۴۰

Ibid, p:340

[9] أیضاً، ص: ۲۳۴

Ibid, p:234

[10] أیضاً، ص: ۳۲

Ibid, p:32

[11] أیضاً، ص: ۶۴۲

Ibid, p:642

[12] أیضاً، ص: ۶۲

Ibid, p:62

[13] أیضاً، ص: ۶۴۵

Ibid, p:645

[14] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی المرأۃ، رقم الحدیث: ۱۸۵۲، ج: ۲، ص: ۲
Ibn-e-Mājat,Muḥammad bin Yazīd,Sunan Ibn-e-Mājat, Ḥadīth # 1852, Vol:02,P:02

[15] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج: ۱۱، ص: ۳۷

Aḥmad, Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:37

[16] المنجد فی اللغۃ، ص: ۸۳۶

Al-Munjid fī al-Lughat, p:836

[17] احمد بن حنبل، مسند عائشہؓ، ج: ۱۱، ص: ۶۳

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad 'ā,shat, Vol:11,P:63

[18] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، باب لانکاح الا بولی، رقم الحدیث: ۱۸۸۲، ج: ۲، ص: ۴۱
Ibn-e-Mājat,Muḥammad bin Yazīd,Sunan Ibn-e-Mājat, Ḥadīth # 1882, Vol:02,P:41

[19] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۴۹
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:49

[20] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب فی طلاق الأَمَةِ وعدتھا، رقم الحدیث:۲۰۸۱، ج:۲، ص:۶۵
Ibn-e-Mājat,Muḥammad bin Yazīd,Sunan Ibn-e-Mājat, Ḥadīth # 2081, Vol:02,P:65

[21] نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، باب خیار الامۃ، رقم الحدیث:۳۴۸۰، ج:۲، ص:۵۳
Nisā,ī, Aḥmad bin Sho'aib,Sunan Nisā,ī, Ḥadīth # 3480, Vol:02,P:53

[22] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۵۱۳
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:513

[23] أیضاً، ص:۴۵۱
Ibid, p:451

[24] مجموعہ قوانین اسلامی، ج:۱، ص:۵۷۰
Majmū'at Qawānīn Islāmī, Vol:01,P:570

[25] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۲۸۴
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:284

[26] مجموعہ قوانین اسلامی، باب پنجم، ص:۴۶، ۲۹۷
Majmū'at Qawānīn Islāmī, Vol:01,pp:46, 297

[27] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۲۴۹
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:249

[28] أیضاً، ص:۱۹
Ibid,p:19

[29] مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج:۱، ص:۹۵
Muslim, Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim,Vol:01,P:95

[30] نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، ج:۱، ص:۷۲
Nisā,ī,Aḥmad bin Sho'aib, Sunan Nisā,ī, Vol:01,P:72

[31] سیوطی، جلال الدین السیوطی، عین الاصابۃ سیوطی بحوالہ مناسک کبیر امام احمد بن حنبل، ج:۱، ص:۵۴
Sayūṭī, Jalāl al-Dīn Al-Sayūṭī, 'yn al-Iṣābat, Referred by Imām Aḥmad bin Ḥanbal, Manāsik Kabīr, Vol:01,P54

[32] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب ما یلبس المحرم، ج:۲، ص:۱۰۵
Abū Dāūd, Sulīmān bin Ash'ath, Sunan Abī Dāūd, Vol:02,P:105

[33] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب ما یلبس المحرم، ج:۲، ص:۱۰۵
Abū Dāūd, Sulīmān bin Ash'ath, Sunan Abī Dāūd, Vol:02,P:105

[34] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۲۵
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:25

[35] احمد، احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۱۱، ص:۲۴
Aḥmad,Aḥmad bin Ḥanbal,Musnad Aḥmad, Vol:11,P:24